بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ربوہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر

یوم ۔ چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۳/ احسان ۱۳۴۳ ہش ۱۹ محرم ۱۳۸۴ ھ ۳ / جون ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲/ جون بوقت ۷ بجے صبح

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کل سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

داخلہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ ۹ جون ۱۹۶۴ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم داخلہ پر (جو کالج آفس سے مل سکتے ہیں) معہ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۱۷ جون تک دفتر ہذا میں پہونچ جائیں۔

انٹرویو روزانہ ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک ہوگا جامعہ نصرت میں طالبات کو پُرسکون ماحول اور اسلامی فضا میں تعلیم دی جاتی ہے۔ مستحق اور ہونہار طالبات کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات موجود ہیں بفضل ایزدی نتائج نہایت اعلیٰ اور شاندار رہتے ہیں۔

ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ اور اخراجات دیگر کالجز سے بہت کم ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی بچیوں کو اس اعلیٰ تعلیمی ادارہ میں داخل کروائیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مکرم مولوی روشن الدین صاحب بخیریت ممباسہ پہنچ گئے

نیروبی (بذریعہ تار) مبلغ انچارج کینیا مشن مکرم مولوی نور الحق صاحب انور اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی روشن الدین صاحب مورخہ ۲۶ مئی کو کراچی سے بخیریت ممباسہ پہونچ گئے ہیں۔ بندرگاہ پر مبلغ ممباسہ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی اور جماعت احمدیہ ممباسہ کے اراکین نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ عنقریب نیروبی تشریف لا رہے ہیں۔

مکرم مولوی روشن الدین صاحب مشرقی افریقہ جانے کے لئے مورخہ ۱۳ مئی کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت گناہوں کیلئے تریاق ہے

آپ کے ساتھ سچی محبت اور آپ کی کامل اطاعت سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا جس کے لوازم میں محبت تعظیم اور اطاعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے اس زہر کا اثر جاتا رہتا ہے اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہو سکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے۔ دیکھو آگ کیونکر ایک دم میں جلا دیتی ہے پس اس طرح پر وہ نیکی جو محض خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے کی جاتی ہے وہ گناہ کے خس و خاشاک بھسم کرنے کے لئے آگ کا حکم رکھتی ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہونچ جاتا ہے تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے۔ تب چونکہ ظلمت اور نور کی باہم منافات ہے وہ ظلمت جو اس کے اندر ہے دور ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا۔ اور پھر اس نور سے قوت پا کر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الٰہی کا نور چمک اٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت بکلی دور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نور پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی بھی اس کے دل سے کوچ کرتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نور اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ایمانی نور اور گناہ کی تاریکی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ایسے شخص سے اتفاقاً کوئی گناہ ظہور میں نہیں آیا تو اس کو اس اتباع سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آئندہ گناہ کی طاقت اس سے مسلوب ہو جاتی ہے اور نیکی کرنے کی طرف اس کو رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۱ نمبر ۵ صفحہ ۲۰۲)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دُعا میں اللہ تعالےٰ نے ابتلاء اور بدظنی سے بچنے کا

ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا ھے

اگر انسان اس نکتہ کو سمجھ لے اور اسے پیش نظر رکھے تو وہ بہت سی ٹھوکروں سے بچ سکتا ھے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
انسان کا دل جس سے مراد میری اس کی

قوتِ متفکرہ

ہے اور جس سے مراد میری وہ باریک تعلق روح کا ہے جو انسانی دل سے روحانی طور پر ثابت ہے۔ چونکہ زبان کے محاورہ میں اسے دل کہا جاتا ہے۔ اسی لئے ہم زبان کے محاورہ کے لحاظ سے اسی طرح کلام کرنے پر مجبور ہیں۔ خواہ یہ سائنس کے انکشاف کے خلاف ہی ہو۔ زبان کے محاورات یا اصطلاحات کا تبدیل کرنا آسان نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بسا اوقات انسان کے خیالات متفرق و متشتت ہو جاتے ہیں۔ لوگ ایک خاص لفظ کو ایک خاص مفہوم میں سننے کے عادی ہوتے ہیں اور جب اس کے خلاف بیان کیا جائے تو انہیں دھوکہ لگ جاتا ہے۔ پس میں اس بحث میں پڑنے کے بغیر کہ قوتِ متفکرہ کا تعلق دل سے ہے یا دماغ سے۔ محاورہ زبان کے مطابق چونکہ انسانی فکر کے لئے دل کا لفظ ہی بولا جاتا ہے اسلئے میں بھی یہی لفظ استعمال کروں گا۔ تو انسانی دل یعنی جسم کا وہ حصہ جو مختلف قسم کے امور کے متعلق غور کرتا ہے یا نیکی اور بدی میں شناخت کرتا ہے۔ اچھے بُرے اثرات قبول کرتا ہے۔ یا وہ حصہ جس کے ساتھ اس کی روح کا تعلق ہے اور جس کے ذریعہ وہ اپنے منشا کو پورا کرایا کرتی ہے اس کے متعلق عام طور پر لوگوں میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ وہ

ایک ہی قسم کی خاصیت

رکھنے والی چیز ہے مثلاً جیسے کنیں کا لفظ بولنے سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ ایک مفرد چیز ہے اسی طرح جب دل یا دماغ کا لفظ بولا جاتا ہے تو اسے بھی عام طور پر لوگ ایک مفرد چیز خیال کر لیتے ہیں اور اسی کے مطابق اس کے متعلق اپنے ذہن میں اچھے یا بُرے اندازے کر لیتے ہیں۔ جس طرح کھیتوں میں سے کسی کھیتی کے بیج کا نام لیتے ہی ایک زمیندار یا باغبان کے دل میں اس کے متعلق تمام باتیں بھر جاتی ہیں اور وہ فوراً سمجھ لیتا ہے کہ یہ بیج فلاں موسم میں بویا جاتا ہے اس طرح اس کی غور پرداخت کی جاتی ہے۔ فلاں موقع پر پانی دیا جاتا ہے۔ ہم جس وقت گیہوں یا خربوزہ کا نام لیتے ہیں تو ایک زمیندار کے ذہن میں فوراً اس کی مختلف حالتیں بھر جاتی ہیں۔ اسی طرح دل کا لفظ سُنکر اس کی مختلف کیفیتیں لوگ ذہن میں لے آتے ہیں مثلاً یہ کہ دل پر فلاں بات کا اثر ہوتا ہے یا دل کے لئے فلاں بات اچھی یا فلاں بات بری ہے۔ حالانکہ

دل کی مثال

بیج کی نہیں بلکہ زمین کی ہے اور بیج کا تعلق زمین سے نہیں ہوتا بلکہ موسم سے ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی زمین میں ایک بیج خواہ کسی وقت اور کسی موسم میں بو دیا جائے وہ اُگ آئے گا۔ زمین میں بیج وہی اگتا ہے جو خاص موسم میں جو اس بیج کے لئے مخصوص ہے بویا جائے۔ زمین سے اس کا تعلق نہیں ہوتا۔ ہاں میدانی یا پہاڑی زمین میں یہ فرق ہوتا ہے کہ میدان میں جو فصلیں سردیوں میں ہوتی ہیں پہاڑی علاقوں میں عام طور پر گرمیوں میں ہوتی ہیں کیونکہ وہاں گرمیوں میں وہی کیفیت ہوتی ہے جو میدان میں سردیوں میں ہوتی ہے اور سردیوں میں چونکہ وہاں برف پڑتی ہے اس لئے کوئی فصل نہیں ہوتی۔ تو سوائے اس کے زمینوں میں اور کوئی ایسا فرق نہیں ہوتا جس کی بناء پر یہ کہا جا سکے کہ فلاں علاقہ یا فلاں گاؤں میں ہر قسم کے بیج بھادوں یا چیت میں ہی اُگ آتے ہیں۔ کیونکہ

ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ موسم

ہیں۔ کوئی کسی موسم میں اگتا ہے اور کوئی کسی میں اور ہر ایک کے لئے مخصوص طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ خاص خاص موقعہ پر پانی دیا جاتا ہے خاص قسم کا میلا ان میں ڈالا جاتا ہے۔ کسی میں انسانی نجاست ڈالنا مفید ہوتی ہے کسی میں جانوروں کا گوبر۔ پھر کسی میں پتیوں وغیرہ کو جلا کر ان کی راکھ اور کسی میں ہڈیوں کا چورہ ڈالا جاتا ہے۔ اور زمین کے اچھے یا برے ہونے کا سوال اس سے بالکل علیحدہ ہے کہ مختلف بیج کن حالتوں میں بوئے جاتے ہیں۔ یہی حال دل کا ہے دل کی مثال بیج کی نہیں بلکہ زمین کی ہے اور اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ صراط الذین انعمت علیھم سے ہٹ کر غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں گر جاتے ہیں۔ ان کے قلوب بعض دفعہ ایسی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ جن سے دوسرا ہرگز نہ ہو سکتا۔ اسی لئے قرآن شریف میں صراط الذین انعمت علیھم کی دعا مانگنے کے لئے کہا گیا حالانکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات موجود تھی اور آپ سے بڑھ کر کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر قرآن نے یہ کیوں نہ کہا کہ

صراط محمدؐ کی دُعا

مانگو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنے رنگ میں ایک علیحدہ خاصیت رکھتا ہے اور اس کی طبیعت کا ایک خاص میلان ہوتا ہے مگر محمدیت جامع ہے تمام کمالات کی اور جب تک جامعیت حاصل نہ ہو محمدیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے صراط الذین انعمت علیھم فرمایا۔ صراط محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرمایا حالانکہ محمدیت میں بھی سب چھوٹے بڑے درجے موجود ہیں شہداء ہیں۔ صلحاء ہیں۔ صدیق ہیں اور انبیاء ہیں۔ پھر انبیاء میں سے بھی بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر یہ تفریق انبیاء میں نہ ہوتی تو اس قدر انبیاء کی ضرورت بھی نہ ہوتی کیونکہ خدا تعالےٰ دنیا میں دو چیزیں ایک سی پیدا نہیں کیا کرتا۔ ہر چیز کی پیدائش ایک ہی ہوتی ہے اور گو جنس میں فرق نہ ہو لیکن افراد میں ضرور فرق ہوگا۔ اگر بعض جگہ ظاہری شکل میں نہیں تو ان میں باطنی فرق ضرور ہوگا۔ غرضیکہ دنیا میں

کوئی دو چیزیں

ایسی نہیں جن میں ظاہراً اور باطناً کوئی فرق نہ ہو اگر پھلوں کا رنگ ملتا ہے تو خواص میں فرق ہوگا اگر خواص ملتے ہوں تو مزے میں فرق ہوگا۔ اور اگر مزا ایک سا ہو تو تاثیر یکساں نہیں ہوگی۔ غرضیکہ اللہ تعالےٰ کسی بات کو دہرایا نہیں کرتا۔ جب کوئی چیز پیدا کرتا ہے نئی پیدا کرتا ہے۔ اس کی ذات اس سے بالا ہے کہ اسی چیز کو پھر لائے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے کبھی کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جو پہلے کے ہو بہو مطابق ہو۔ نادان لوگ

تمثیل کا لفظ

پڑھ کر کہہ دیتے ہیں اس میں فلاں بات ایسی نہیں۔ مثلاً قرآن کریم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا تو اعتراض کر دیا۔ یہ عصا کا سانپ کیوں نہیں بنا کر دکھاتا۔ حضرت مسیحؑ کی مماثلت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مردے زندہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس وقت اس بحث کو جانے دو کہ ان کا مردے زندہ کرنا کن معنوں میں تھا۔ اس سے قطع نظر کر کے بھی ضرور تھا کہ

مشابہت کے باوجود اختلاف

ہوتا ہے۔ یہ کہنا کہ جو کچھ اس نے کیا وہی یہ بھی کرے خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی صفات پر حملہ ہے اس کی ذات سے ہر چیز مختلف آتی ہے۔ انبیاء۔ صلحاء۔ شہداء سب مختلف درجے رکھتے ہیں۔ غرض کوئی دو انسان ایسے نہیں مل سکتے جو ہر رنگ میں ایک سے ہوں ضرور ہے کہ ان میں فرق ہو کیونکہ انسان مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اور ان کے میلانات طبع ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہوتے ہیں۔ کوئی کسی سے ملتا ہے اور کوئی کسی سے لیکن جیسے آم یا گیہوں میں اختلاف ہونے کے باوجود ان میں بعض باتیں مشترک بھی ہوتی ہیں جیسے کہ خاص موسم میں بوئے جاتے ہیں خاص قسم کا کھاد ڈالا جاتا ہے اور خاص وقت پر پانی دیا جاتا ہے۔ گویا باوجود اختلاف کے

بعض باتوں میں اشتراک

بھی نظر آتا ہے۔ یہی حال انسانوں کا ہوتا ہے مگر باوجود اس کے میلان کا اختلاف موجود ہے ہر ایک کا رنگ جدا اور طبیعت علیحدہ ہے۔ اور یہ ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ اگر ایک ہی رنگ ہوتا تو دنیا ہدایت سے محروم رہ جاتی۔ کیونکہ کسی انسان میں محمدی میلان ہے کسی میں موسوی اور کسی میں عیسوی کسی میں ابراہیمی اسی لئے جہاں میلان کا سوال تھا وہاں اللہ تعالیٰ نے صراط الذین انعمت علیھم فرمایا۔ اور جہاں اتباع کا سوال تھا وہاں یہ فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی تم اس کے نقش قدم پر چل کر جس سے تمہارا میلان طبع ملتا ہے۔

محمدؐ کے ہم نقش

ہو جاؤ۔ جس طرح لوگ ایک اکسیر بناتے ہیں جس میں ہر قسم کی طبائع کو ملحوظ رکھ کر دوائیں ڈالی جاتی ہیں۔ بحودموی۔ صفراوی۔ بلغمی ہر قسم کے مزاج والوں کو فائدہ دیتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی سورۂ فاتحہ بھی ایک اکسیر ہے جس کے اندر سب مزاج والوں کے لئے فائدہ اٹھانے کی تاثیر رکھی گئی ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم میں یہ سکھایا گیا ہے کہ اے خدا ہر

میلان کے لحاظ سے

جو قریب ترین رستہ ہے۔ اسی پر مجھے چلا اور پھر آگے جس جس سے میلان ملتا جائے۔ اس کے رستے پر چلنے کی توفیق دے جس طرح مفرد سے مرکب اور مرکب در مرکب بنائے جاتے ہیں یا جیسے پہلے ایک آدمی کا بدن ٹھنڈا ہوتا ہے اور وہ اسے گرم کرتا ہے تو پھر زیادہ گرم ہو جانے سے اسے دوبارہ ٹھنڈی ہوا کی ضرورت محسوس ہوتی ہے یا جیسے ایک شخص

کو بلغم کا غلبہ ہوتا ہے اور پھر جب بلغم نکال دیا جائے تو کسی اور مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی مزاجوں کا حال ہوتا ہے۔ ایک شخص عیسوی مزاج رکھتا ہے۔ اس کے لئے انعمت علیھم کے معنی عیسوی رستہ ہونگے لیکن جب اس پر چلتے چلتے اس کے اندر دوسری حالت پیدا ہو جائے گی۔ تو پھر اس کے معنے اس کے لئے موسوی رستہ ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رستے کے ہو جائیں گے اسی وجہ سے صراط الذین انعمت علیھم رکھا گیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیا۔ کیونکہ سب لوگ ابتدائی حالت میں اپنے اندر جامعیت نہیں رکھا کرتے۔ ان کے خواص محدود ہوتے ہیں اس لئے وہ

جامع انسان کے تمام کمالات

جذب نہیں کر سکتے۔ اس لئے کسی خاص رنگ کی طرف اشارہ نہیں کیا بلکہ یہی فرمایا جس سے مشابہت ہو اسی رنگ کی پیروی کر لی جائے۔ تیسرا مطلب اس سے یہ ہے کہ دل کا لفظ بہت دھوکہ دینے والا ہے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ

دل زمین کا نام ہے

بیج کا نہیں۔ بیج اس کے لئے مختلف ہوتے ہیں جو اپنے اپنے موسم میں ہی اس کے اندر نشوونما پا سکتے ہیں۔ انسانی قلوب کے موسم دنیوی موسموں کی طرح نہیں ہوتے۔ جن کا اثر ایک وقت میں ہر جگہ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے بلکہ ہر قلب کے لئے الگ موسم ہوتا ہے۔ ایک شخص کے دل پر جس وقت بھادوں والی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اسی وقت دوسرے کے دل پر ساون یا چیت کی کیفیت ہوتی ہے چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ دنیا میں کوئی شخص جس وقت ہنس رہا ہوتا ہے۔ دوسرا رو رہا ہوتا ہے۔ فرض کرلو دل کے اس موسم کا نام جس میں نیک بات کا اثر اس پر ہوتا ہے۔ ساون رکھ لیا جائے۔ تو یہ کیفیت جس انسان کے قلب کی ہوگی۔ اس پر تو ایک نیک بات فوراً اثر کر جائے گی۔ لیکن ایک دوسرا شخص جو بظاہر نیکی میں دوسرے شخص سے بڑھا ہوا ہو۔ لیکن اس کی قلبی کیفیت ساون کی نہیں بلکہ بھادوں کی ہو وہ اس بات کو سنکر کوئی اثر قبول نہیں کرے گا۔ کیونکہ

ساون میں بھادوں کی کھیتی

نہیں اگ سکتی۔ تو دل بہت بڑی تنوع رکھتا ہے اور مختلف حالتوں میں اس پر مختلف اثرات ہوتے ہیں۔ دل تو دل مادیات میں بھی اثر قبول کرنے کا

مادہ ہوتا ہے۔ ایک موقعہ پر ایک انگریزی فوج ایک پل پر سے گزر رہی تھی۔ فوج کے آگے باجا بجتا جاتا تھا۔ اور جوش انگیز گیت گائے جاتے تھے تا سپاہیوں میں جوش پیدا ہو۔ اس وقت پل یک لخت گر گیا۔ اور بہت سے آدمی دریا میں گر کر ہلاک ہو گئے۔ بعد میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مادیات میں بھی خاص قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں اور جس وقت باہر کی سریں ان کی اندرونی حرکتوں سے مشابہ ہو جائیں تو ان میں

ایک سرور کی حالت

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسی سرور کی وجہ سے ہی حرکت میں آکر وہ پل گر گیا۔ ایسی کیفیات جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں اور مادے میں بھی۔ گو مادہ کی ایسی باریک ہوتی ہیں کہ ان کا سمجھنا آسان نہیں ہوتا۔ اور جانوروں کی نسبتاً آسانی سے سمجھی جا سکتی ہیں۔ سانپ بین پر ناچنے لگ جاتا ہے لیکن اس کے لئے بھی خاص سریں ہوتی ہیں جنہیں سپیرے ہی جانتے ہیں۔ نیز وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ فلاں قسم کا سانپ کونسی سُر پر ناچتا ہے۔ کوئی دوسرا اگر بین بجائے تو اس کا سانپ پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ تو قلب کی جو کیفیت ہو۔ جب اس کے مشابہ چیز اس کے سامنے آئے وہ اسے فوراً قبول کر لیتا ہے۔ اس

ایک نکتہ

کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے نیک لوگ بھی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں اور بڑے بڑے مضبوط ایمان والے بھی چھوٹی سی بات سے ابتلا میں پڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس بات کو مدنظر نہیں رکھتے کہ قلب کی کونسی کیفیتیں کونسے گناہوں میں انسان کو مبتلا کر دیتی ہیں اگر وہ زمیندار کے بیج کا مطالعہ کرنے کی طرح دل کا مطالعہ کرتے اور یہ دیکھتے کہ زمیندار اس وقت بیج ڈالتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اگ آئے گا۔ اسی طرح

قلب کی کیفیات

ہوتی ہیں۔ اس پر بھی خاص وقت میں خاص بات کا اثر فوراً ہو جاتا ہے تو بہت فائدہ اٹھا سکتے۔ طبائع کا میلان نیکی اور بدی پر بہت اثر رکھتا ہے۔ ایک وقت انسان پر ایک بڑی سے بڑی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ لیکن دوسرے وقت ایک ادنےٰ سی بات سے متاثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اس کے قلب کی ایسی کیفیت ہوتی ہے۔ کہ جس میں وہ خاص بیج پڑنا مفید ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اچھا لیکچرار اپنی تائید میں مختلف دلائل دیا کرتا ہے۔ صرف وہی پیش نہیں کرتا جو اس

کے نزدیک سب سے زیادہ مضبوط ہو کیونکہ ہر انسان پر ایک ہی دلیل اثر نہیں کرتی بلکہ مختلف لوگوں کے لئے مختلف دلائل اثر رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فلما توفیتنی والی آیت کو وفات مسیح کے لئے

سب سے مضبوط دلیل

قرار دیتے تھے۔ اور اس کو اصل اور باقی کو اس کے تابع قرار دیتے تھے۔ لیکن بیسیوں لوگ ایسے ہیں جن پر اس کا کوئی اثر نہیں لیکن اگر ان کے سامنے یہ بات پیش کی جائے تو کیا یہ شرم کی بات نہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو زمین میں مدفون ہوں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر ہوں تو وہ فوراً متاثر ہو جائیں گے۔ ان پر اس وقت جذباتی رنگ ہوتا ہے۔ اور

محبت رسول کا جذبہ

غالب آیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت وہ بیج کام دے جاتا ہے۔ لیکن اگر یہی ایک دلیل دوسرے آدمی کے سامنے پیش کی جائے جس کے قلب کی وہ حالت نہ ہو۔ تو وہ فوراً کہہ دے گا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ میرے جذبات بھڑکا کر دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے سامنے جب فلما توفیتنی والی دلیل پیش کی جائے تو فوراً اس کی آنکھیں نیچی ہو جائیں گی۔ اس لئے اچھا خطیب وہی ہے جو ایک ہی دلیل پیش نہیں کرتا۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ تمام سامعین کی قلبی کیفیات اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مختلف لوگوں کے لئے

مختلف دلائل کی ضرورت

ہوتی ہے۔ پلاؤ ایک اچھی غذا ہے۔ لیکن کئی لوگ اس کے کھانے سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ خود مجھے چاول کھانے سے بخار ہو جاتا ہے۔ دعوت کے موقعہ پر مجھے بہت مشکل پیش آتی ہے۔ اگر کوئی چیز نہ کھاؤں تو میزبان خیال کرتا ہے۔ کہ شائد میرے کھانے میں کوئی نقص ہے۔ اور خواہ مخواہ دکھ اور قلبی اذیت محسوس کرتا ہے۔ اس کے احساسات کا لحاظ کرتے ہوئے چاول کھانے ہی پڑتے ہیں۔ لیکن اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اگر دو دعوتیں اکٹھی ہو جائیں تو ضرور اور اگر ایک ہو تو عام طور پر مجھے بخار ہو جاتا ہے۔ تو میں عام طور پر چاول نہیں کھا سکتا۔ اگرچہ کبھی کھا بھی لیتا ہوں۔ لیکن وہ حالت خاص ہوتی ہے۔ جب انسان کہتا ہے کہ اگر یہ چیز کھا لی تو ہضم ہو جائے گی۔ اسی طرح اچھی دلیل کے یہ معنے نہیں کہ ہر وقت وہی ایک دلیل سب کی سمجھ میں آ جائے۔ میں نے خاص طور پر اس کا مطالعہ

کیا ہے بعض لوگ ایک وقت ایک دلیل سے متاثر ہوتے ہیں۔ دوسرے وقت دوسری اور تیسرے وقت تیسری سے جس کی وجہ یہ ہے کہ

مختلف اوقات میں مختلف حالتیں

انسان کی ہوتی ہیں میں نے اس کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ بعض اوقات ایک مخلص آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ جس بات نے مجھ پر اثر کیا ہے ضروری ہے کہ دوسرے پر بھی اثر کرے لیکن وہ نہیں کرتی کیونکہ اس پر اثر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس کی قلبی کیفیت اس سے مشابہ تھی۔ اسی طرح نیکیوں کا حال ہے ایک شخص محض چندہ دینے کی وجہ سے دوسرے کی نیکی کا قائل ہوتا ہے لیکن وہ جب دوسرے سے اس کا ذکر کرتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے چھوڑو جی چندہ کا کیا ہے نماز تو وہ پڑھتا نہیں لیکن ایک دوسرے شخص کے سامنے اگر کہو کہ فلاں آدمی نماز بہت پڑھتا ہے تو وہ فوراً کہہ دے گا کہ نماز پڑھنے کا کیا ہے جب چندہ نہیں دیتا تو اسے کس طرح مخلص کہا جا سکتا ہے غرضیکہ کوئی چندہ کی خوبی سے متاثر ہوتا ہے اور کوئی نماز سے مختصر یہ کہ

انسانی میلان

مختلف اوقات میں مختلف ہوتے ہیں اور اسی لئے ایک وقت کوئی بات ان پر اثر کرتی ہے اور دوسرے وقت کوئی اور۔ یہی وجہ ہے کہ صراط الذین انعمت علیھم فرمایا۔ اور محمد رسول اللہ کا رستہ نہیں کہا۔ اور اسی طرح غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فرمایا۔ کسی اشد ترین دشمن کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ آسانی سے شیطان کا نام لیا جا سکتا تھا مگر نہیں۔ انسان در اصل شیطان کی بھی اتباع نہیں کرتا بلکہ اپنے میلان کی پیروی کرتا ہے۔ اسی وجہ سے نیکی میں بڑھنے کے لئے صراط الذین انعمت علیھم اور برائیوں سے بچنے کے لئے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فرمایا جس کے معنے یہ ہیں کہ یا الہٰی جس نیکی سے میرے قلب میں میلان ہو اس کی توفیق دے اور جس مغضوبیت سے میرے اندر مناسبت ہو اس سے مجھے محفوظ رکھے۔

دیکھو قرآن شریف نے کیا ہی

لطیف اور جامع رنگ

اختیار کیا ہے۔ جہاں تو میلان کا سوال نہیں وہاں کہا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ لیکن جہاں میلان کا تعلق تھا وہاں صراط الذین انعمت علیھم کے جامع الفاظ رکھ دئے ہیں۔ کیونکہ انسان کا میلان اس کی اپنی مرضی سے نہیں ہوتا لیکن عمل اپنی مرضی سے ہو سکتا ہے۔ چونکہ میلان اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی استعانت کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن عمل میں بہت سا دخل انسان کی اپنی مرضی کا ہوتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے دل میں جو برا خیال پیدا ہو۔ اور وہ اس پر عمل نہ کرے تو یہ نیکی ہو جاتی ہے۔ چونکہ دل کے خیال پر انسان کا دخل نہیں۔ اس لئے اس پر گرفت بھی نہیں۔ جب تک انسان اسے عملی جامہ نہ پہنائے انسان عمل کر سکتا ہے۔ نماز پڑھ سکتا ہے۔ روزے رکھ سکتا ہے۔ حج کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ دے سکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کے اندر

چاروں کے لئے بشاشت

بھی پیدا ہو۔ ممکن ہے وہ کرے تو چاروں ہی لیکن بشاشت صرف ایک ہی سے پیدا ہو۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو عمل کے لئے مجبور کر سکتا ہے۔ بشاشت کے لئے نہیں۔ اس میں ادھر ہی چلے گا، جدھر میلان ہوگا۔ اس لئے جہاں میلان کا سوال تھا وہاں قرآن کریم نے جمع کا صیغہ رکھا ہے۔ لیکن جہاں عمل کا تھا وہاں واحد کا۔ یہ ایک نہایت ہی لطیف مضمون ہے۔ خطبہ کی طاقت نہیں۔ کہ اس کی تفصیلات کا متحمل ہو سکے۔ اس کے لئے ایک مستقل لیکچر کی ضرورت ہے۔ لیکن جو کچھ مختصراً بیان ہوا ہے۔ اس میں کم از کم ہر ایک کے لئے اتنا مسالہ ضرور موجود ہے کہ وہ ہدایت پا سکے۔ اگرچہ اس کی جزئیات کو نہ سمجھ سکے۔ سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے

یہ ایک ایسا نکتہ رکھا ہے

کہ اسے سمجھ کر انسان بہت سی ٹھوکروں سے بچ سکتا ہے۔ بیسیوں بدظنیاں انسان صرف اس لئے کر لیتا ہے کہ جس وقت کوئی بات اس کے سامنے بیان کی جائے۔ اس وقت اس کی قلبی کیفیت اس کے قبول کرنے کے لئے تیار ہوتی ہے۔ ایک شخص سے اسے عداوت ہوتی ہے اس کے متعلق اگر کوئی اسے بری بات کہے تو وہ فوراً اسے مان لیتا ہے۔ لیکن اگر اس کے دوست کے متعلق وہی بات بیان کی جائے تو فوراً کہہ دیتا ہے۔ لوگ جھوٹ بولا ہی کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر بیان کرنے والا اس کا دوست ہو تو کہتا ہے اسے کیا ضرورت تھی کہ جھوٹ بولتا۔ لیکن اگر کوئی دوسرا ہو تو کہہ دیتا ہے۔ اجی کیا اعتبار ہے لوگ یونہی باتیں اڑا دیا کرتے ہیں۔ پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہی بات جو اگر براہ راست کوئی آکر اس سے بیان کرتا۔ تو وہ اسے ہرگز قبول نہ کرتا۔ لیکن اگر وہ آدمی اس کے دوست سے بیان کرے اور دوست اس سے متاثر ہو کر اس سے بیان کرے۔ تو اسے فوراً درست مان لیتا ہے۔ جس طرح لوہا آگ سے گرم ہوتا۔ اور ہم لوہے سے گرم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات

بالواسطہ بدظنی

پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر براہ راست راوی اس کے پاس آتا۔ تو یہ اسے ٹھکرا دیتا۔ لیکن چونکہ دوست کا میلان اس سے ملتا تھا اور راوی کا میلان اپنے دوست سے ملتا تھا اس لئے یہ بھی بالواسطہ بدظنی کا شکار ہو جاتا ہے۔ انسان کو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اگر یہی بات میرے متعلق یا میرے دوست کے متعلق ہوتی تو میں اس کے متعلق کیا خیال کرتا۔ اس پر وہ فوراً سمجھ جائیگا کہ یہ کیفیت اس کے اندر محض میلان کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ اس وقت دل کی زمین مشابہ تھی اس لئے یہ بدی دل کے اندر پیدا ہو گئی۔ یہی حال نیکی کا ہے جہاد کے وقت بعض لوگ مصلیٰ پر بیٹھے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا میلان اس طرف ہوتا ہے۔ حالانکہ اس وقت

افضل عبادت

جہاد ہی ہے۔ ایک موقعہ جہاد پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آج روزہ داروں سے بے روزہ بڑھ گئے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ روزہ رکھنے والوں نے اپنے میلان کی وجہ سے روزہ رکھنے کو ہی افضل سمجھا۔ جس سے ان کی طاقتوں میں کمی آگئی۔ لیکن روزہ نہ رکھنے والے تازہ دم ہونے کی وجہ سے ان سے زیادہ شجاعت سے جنگ کر سکے۔ تو نیکی بدی اس معاملہ میں دونوں یکساں ہیں۔ انسان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ میرا میلان

قرآن کے مطابق

ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی نیکی نیکی نہیں اور جسے وہ بدی سمجھتا ہے۔ وہ بدی نہیں اصل گر قرآن کریم نے یہی اھدنا الصراط المستقیم میں بتایا ہے اور اسی پر ہر میلان پرکھا جا سکتا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں باریک در باریک راہوں سے آنیوالی ٹھوکروں سے محفوظ رکھے۔ اور ایسی باتوں سے بچائے جو بسا اوقات ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ لیکن ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں۔ آمین ٭

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم مولوی قمر الدین صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ۴ رجون سے جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ جماعتوں کو اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ ہر علاقہ کا مربی سلسلہ اپنے علاقہ میں وفد مذکور کا ممبر ہوگا۔

اس دورہ کا مقصد جماعتوں کی تنظیم و اصلاح ہے۔ اور یہ دیکھنا ہے۔ کہ احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے احباب جماعت کس سٹیج پر ہیں۔ سیکرٹری ہے یا نہیں۔ مقامی مسجد ہے یا نہیں۔ احباب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ جماعت میں کوئی اختلاف تو نہیں۔ خلاف اسلام یا خلاف تعلیم احمدیت اعمال تو نہیں پائے جاتے۔ مخصوص احمدی مسائل پر جماعت کا عمل ہے یا نہیں۔ مرکز کے ساتھ احباب کا تعلق کیسا ہے۔ کیا کوئی ظاہری یا باطنی فتنہ تو نہیں ہے جو مقامی جماعت یا مرکز کے تعلقات پر خراب اثر پیدا کرنے والا ہو۔ درس قرآن شریف یا درس حدیث یا درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتظام ہے یا نہیں۔ نیز دوسرے احباب سے تعلقات کیسے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

نظارت ہذا جماعتوں سے اُمید کرتی ہے۔ کہ وہ وفد سے پورے طور پر تعاون کریں گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

لجنات کا امتحان ۔ ۷ رجون ۶۴ء

تمام لجنات ۷ رجون بروز اتوار بوقت صبح آٹھ بجے لیکچر سیالکوٹ اور دوسرا سیپارہ باترجمہ کا امتحان لیں۔ ناخواندہ مستورات کا امتحان مقامی صدر صاحبان یا مربی صاحبان لیکر ہمیں نمبر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ایک گھرانے میں دو خادمات کی فوری ضرورت ہے معقول اور مناسب تنخواہ کے علاوہ کھانے اور رہائش کا انتظام بھی ان کے ہی ذمہ ہوگا اور دن اور رات اسی گھر میں رہنا ہوگا۔ اگر کچھ تھوڑا بہت پڑھی ہوئی بھی ہوں تو زیادہ موزوں ہوں گی اپنی درخواست متعلقہ جماعتوں کے پریذیڈنٹوں کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بنام پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھجوا دیں اور جس قدر معاوضہ پر وہ آنے کے لئے تیار ہوں اس سے بھی اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کی کتاب "ایمان کی باتیں" (ایک روپیہ) اور جناب شیخ عبد القادر صاحب کی تصنیف "حیاتِ نور" (آٹھ روپیہ) بھی مکتبہ الفرقان ربوہ سے طلب فرمائیں۔ (مینیجر مکتبہ الفرقان ربوہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی تبلیغ و اشاعت

مشہور اخبار ممباسہ ٹائمز میں اسلام کے متعلق سلسلہ مضامین ۔ معززین سے ملاقاتیں لٹریچر کی وسیع اشاعت

حرمین شریفین میں ہماری اسلامی خدمات کا ذکر

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ بتوسط وکالت تبشیر

جماعت احمدیہ کے افراد دن رات اسلام کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں وہ نماز روزہ کے پابند ہیں خدا اور اس کے رسولؐ پر سچا ایمان رکھتے اور ان کی عزت کی خاطر سچی غیرت رکھنے والے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ ان قابل قدر خدمات کے باوجود انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے۔

(ممباسہ کے ایک بارسوخ مسلمان عالم کا بیان)

کینیا میں بفضل خدا اس کے ساحل سے لیکر اندرون ملک کی آخری حد تک احمدیت اور اشاعت احمدیت کی اشاعتی تڑپ اور اس کی محبت دین اسلام اور محبت رسول صلے اللہ علیہ السلام کے آثار موجود ہیں۔ مشرقی افریقہ کی مشہور بندرگاہ اور کینیا کے دروازہ ممباسہ میں بفضل خدا ہماری ایک خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس موجود ہے۔ کینیا کی آخری حد جو اس ملک کو یوگنڈا سے جدا کرتی ہے کسموں کے ترقی یافتہ شہر اور جھیل وکٹوریا نیانزا کی مشہور بندرگاہ میں بھی اسی طرح ہماری مسجد اور مشن ہاؤس موجود ہے۔ اور ان دونوں مقامات کے درمیان ملک کے عین وسط میں کینیا کا عالمگیر شہرت کا حامل دار الحکومت نیروبی ہے۔ مشرقی افریقہ کے اس عروس البلاد میں بھی بفضل خدا ہماری شاندار سفید بلند و بالا میناروں والی مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ جہاں سے علاوہ دوسرے انگریزی اور لوکل زبانوں کے لٹریچر کے انگریزی اور سواحیلی زبان میں دو اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان تینوں علاقوں یعنی حلقہ ممباسہ، حلقہ کسموں اور حلقہ نیروبی کی مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

احمدیہ دار التبلیغ ممباسہ

جنوری ۱۹۶۲ء کے پہلے ہفتہ میں برادرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مربی فاضل بی اے نے یوگنڈا سے آکر اس حلقہ کا چارج لیا اور بفضل خدا بڑی محنت اور اخلاص سے آتے ہی تمام کاموں تبلیغی تعلیمی اور تربیتی کو سرانجام دینا شروع کر دیا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے برادر موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ میں نے عرصہ زیر رپورٹ میں دو دفعہ اس ساحلی علاقہ کا دورہ کیا اور دونوں دفعہ صوفی صاحب محترم کی مساعی جمیلہ سے بہت متاثر ہوا۔ جزاہ اللہ تعالےٰ

پریس کے ذریعہ سے تبلیغ و اشاعت

سب سے بڑا اور قابل قدر کام جو صوفی صاحب نے آتے ہی کیا وہ لوکل پریس سے تعلقات کی استواری تھی۔ آپ نے ممباسہ کے واحد با اثر اخبار "ممباسہ ٹائمز" کے ارباب حل و عقد سے مل کر انہیں کہا۔ کہ جس طرح وہ اپنے اخبار کے ہفتہ وار کالم عیسائیوں کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ جمعہ کے دن اپنے اخبار کی اشاعت میں ایک کالم مسلمانوں کو دیا کریں۔ ابتداء میں اخبار والوں نے اس سے انکار کیا۔ لیکن صوفی صاحب نے ہمت نہ ہاری اور کوشش جاری رکھی۔ بالآخر خدا تعالےٰ کے فضل سے اس میں انہیں کامیابی ہوئی اور اس وقت سے لے کر اب تک ہر جمعہ کے روز "ممباسہ ٹائمز" کے لئے ایک آرٹیکل اسلام کے مختلف عنوانات کے تحت محترم صوفی صاحب لکھتے ہیں اس سلسلہ مضامین کو ہر حلقہ میں بہت پسندیدگی اور خوشی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ خصوصاً مسلمانوں نے اس پر بہت خوشی، مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا ہے ناشکر گزاری ہوگی اگر اس سلسلہ میں ایک غیر از جماعت شریف النفس معزز دوست کا ذکر نہ کیا جائے جو ممباسہ کے سابق میئر ہیں جب اخبار والوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ مسلم کالم مسلمانوں کے صرف ایک فرقہ کے لئے مخصوص کیا جانا مشکل ہے تو محترم موصوف نے بڑی جرأت سے کہا کہ اس معاملہ میں احمدی سارے مسلمانوں کے نمائندہ ہوں گے چنانچہ ان کے اس جرأت مندانہ اقدام پر اخبار والوں کو سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا اور سب سے پہلا محترم صوفی صاحب کا تحریر فرمودہ آرٹیکل جو ان کے نام سے ممباسہ ٹائمز کی ۱۲ فروری ۶۲ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ اس کے نیچے یہ الفاظ لکھے گئے۔

"THE FIRST ARTICLE IN A NEW WEEKLY FEATURE SPONSORED BY THE MUSLIM ASSOCIATION — MOMBASA."

ماہ زیر رپورٹ میں اس سلسلہ کے تحت سات مضامین مختلف عنوانوں کے تحت لکھے گئے۔ اللہ تعالےٰ اس سلسلہ کو اشاعت اسلام و ترقی سلسلہ کا موثر ذریعہ بنائے۔ آمین۔

شیوخ حرمین شریفین کے سامنے احمدیوں کی خدمات اسلامیہ کا ذکر

میرے جنوری کے دورہ ممباسہ کے دوران محترم شیخ شریف علوی صاحب نے ذکر کیا کہ وہ ۱۹۶۳ء کے آخر میں دوبارہ ممالک اسلامیہ کے دورہ پر گئے بعض مقامات پر تو وہ مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر چشم پر آب ہو گئے شیخ علوی نے فرمایا ان کے افسوس اور گریہ کی انتہا نہیں رہتی اس خیال سے کہ ایک طرف تو یہ لوگ ہیں جو اس قسم کے مشرکانہ عقائد و خیالات اور مشرکانہ افعال و اعمال کے باوجود مسلمان سمجھے جاتے ہیں اور دوسری طرف احمدی ہیں جو دین و دانش اسلام کی خاطر قربانیوں میں مصروف نماز روزہ کے پابند خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان اور ان کی عزت کی خاطر سچی غیرت رکھنے والے اور دین کی خاطر اپنے نفس و مال کو خرچ کرنے والے ہیں، وہ باوجود ان قابل قدر خدمات کے کافر و دائرہ اسلام سے خارج کہے جاتے ہیں اس جذبہ سے متاثر ہو کر جب شیخ علوی صاحب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ گئے۔ تو انھوں نے مرکز توحید مکہ مکرمہ اور گہوارہ اسلام مدینہ منورہ کے شیوخ کے سامنے برملا کہا:۔

"آپ لوگ بے شک خدام حرمین ہونے کے باعث لائق صد عزت ہیں لیکن جہاں تک دین اسلام کی خاطر عملی جدوجہد کا تعلق ہے آپ لوگ احمدیوں کی گرد کو بھی نہیں پا سکتے۔ انھوں نے تبلیغ اسلام کے لئے ہزاروں روپے خرچ کر کے قرآن کریم کے افریقن زبانوں میں تراجم اور لوکل زبانوں میں نہایت قیمتی اسلامی لٹریچر شائع کیا ہے ان کے مبلغین دن رات افریقہ کے صحراؤں اور جنگلوں میں مصروف تبلیغ ہیں۔ اے علمائے حرمین! اگر آپ نے تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے عملی نظارے دیکھنے ہوں تو میرے ساتھ مشرقی افریقہ آؤ میں تمہیں یہ نظارے آنکھوں دکھاؤں۔"

پھر شیخ علوی صاحب نے مجھے کہا کہ میں نے تمہارا نام لے کر ان شیوخ کے پاس بیان کیا کہ نور الحق انور سے میں خود نیروبی اس کے ہیڈ کوارٹرز میں ملا ہوں اس نے مجھے سارا لٹریچر دکھایا جو احمدیوں نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے شائع کیا ہے قرآن کریم کے انگریزی۔ جرمنی۔ ڈچ اور سواحیلی زبانوں میں تراجم دکھائے اور میں اس بڑے کارخانہ کو جو اسلامی جہاد کے لئے ہر قسم کے ساز و سامان اور اسلحہ سے بھرپور تھا دیکھ کر حیران رہ گیا پھر شیخ علوی صاحب نے علمائے حرمین کے سامنے ہی شیخ محمود شلتوت مرحوم کے خیالات احمدیوں کے متعلق بیان کئے۔ شیخ علوی کہتے ہیں کہ گو بعض علماء چیں بجبیں ہوئے لیکن اکثر نے احمدیوں کے جذبہ اسلامی اور دین کی خاطر شوقی قربانی کو سراہا اور احمدیوں اور ان کے امام کے حق میں دعائے خیر کی۔

بیعت خلافت

عرصہ زیر رپورٹ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بیعت خلافت کر کے داخل سلسلہ ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا لیکن بعد میں اپنی ملازمت کے دوران اکثر مرکز سلسلہ اور قادیان سے باہر برما وغیرہ میں رہے جس کے باعث ابھی تک بیعت خلافت سے مشرف نہ ہوئے تھے آپ اب ممباسہ میں اپنے صاحبزادہ کے پاس مقیم تھے آپ کو زیادہ غور و فکر کا موقعہ ملا اور آپ کے اپنے بیان کے مطابق چونکہ

"جماعت احمدیہ جو خلافت سے وابستہ ہے وہی خدمت اسلام کا کام دنیا میں کر رہی ہے"

اس لئے وہ سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

کرشمہ حکمت خارش کا کامیاب علاج | دوائی احمر:۔ دھدر، چنبل، بالچڑ اور گنج کا شافی علاج | دواخانہ حکیم عبد العزیز کھوکھر منزل چک چٹھہ ڈاکخانہ خاص براستہ گوجرانوالہ

ایک بزرگ خاتون کی وفات

محترمہ صابرہ خانم ہاشمی بنت محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی

۲۲ رمضان جمعۃ المبارک بوقت نماز عشاء ہماری ہمدرد، شفیق اور دعائیں کرنے والی بزرگ ہستی ہم سے رخصت ہوگئی۔ ۷ فروری ۱۹۶۴ء کی تاریخ تھی جبکہ ہماری دادی جان مرحومہ ایک لمبی بیماری کے بعد ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

دادی جان مرحومہ آمنہ بی بی اہلیہ قریشی محمد عظیم صاحب ہاشمی مرحوم موضع گجو چک ڈاکخانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کی رہنے والی تھیں۔ اسلام اور احمدیت سے انہیں دلی لگاؤ تھا۔ ہمارے دادا جان مرحوم نے ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ ان کے ساتھ ہی ہماری دادی جان مرحومہ نے بھی احمدیت قبول کی۔ ہمارے خاندان میں احمدیت کی ابتداء دادا جان مرحوم اور دادی جان مرحومہ ہی سے ہوئی بعد میں دیگر افراد خاندان کو اس جماعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جن میں سے حافظ محمد الدین صاحب مرحوم ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم نیز قریشی سید علی صاحب چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ سے مشہور ہیں۔ جو کہ دادا جان مرحوم کے حقیقی بڑے بھائی کی اولاد ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے آبائی گاؤں گجو چک میں بھی ان ہی دو بزرگوں نے سب سے پہلے بیعت کی۔ دادی جان ہمیں اپنے ابتدائی زمانہ قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنایا کرتی تھیں۔ خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سفر جہلم اور خلق خدا کے انبوہ در انبوہ حضور کی زیارت کے لئے ریلوے سٹیشنوں پر جمع ہونے کی تفصیل بیان کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا فرشتے ہیں کہ لوگوں کو اس کے پیارے کی زیارت کے لئے چلے آتے ہیں۔

پھر شروع شروع میں جو سالانہ جلسے ہوتے ان کا آنکھوں دیکھا حال سنایا کرتی تھیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب (نانا جان) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر اکثر کیا کرتی تھیں۔ جو کہ اپنے تبلیغی دوروں کے اثناء کئی دفعہ گجو چک تشریف لاتے اور اکثر ہمارے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ قبول احمدیت کے بعد اپنوں اور غیروں کی مخالفت کا بڑے پُر اثر انداز میں ذکر کیا کرتی تھیں۔ اپنوں میں سے ابتداء میں احمدیت کی مخالفت کی بناء پر جس شدت سے حافظ محمد الدین صاحب مرحوم نے مخالفت کی تھی اور کسی نے نہیں کی مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی نور ایمان عطا فرمایا اور وہ بھی احمدیت کے فدائی ثابت ہوئے۔

مرحومہ نے اپنا سارا زیور بطور چندہ لنڈن کی مسجد کیلئے دیدیا۔ آپ خاندان قریش موضع گلیانہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کی چشم و چراغ تھیں۔ یہ لوگ اپنے علاقے میں بزرگی کی بناء پر شیخ کہلاتے ہیں۔ ان کے والد بزرگوار حافظ قرآن مجید اور اپنے گاؤں کے نمبردار تھے۔ مگر ان کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ صرف دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے ایک ہماری دادی جان بھی تھیں۔ ان کی وراثت میں برادری والوں نے صرف بڑی لڑکی کو حق دلایا مگر چونکہ دادی جان نے احمدیت قبول کر لی تھی اسلئے ان کو حق وراثت سے محروم کر دیا گیا۔ مگر ہماری دادی جان اتنی عالی حوصلہ اور صبر والی خاتون تھیں کہ انہوں نے بطور شکوہ اپنی اس محرومی کا کبھی ذکر تک نہیں کیا۔ یہ احمدیت کا نور ایمان ہی تھا۔ جس نے انہیں دنیوی حرص و آز سے بے نیاز کر دیا تھا۔

دادی جان گو بظاہر پڑھی لکھی نہ تھیں مگر تعلیم احمدیت پر دل و جان سے فدا تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے سننے کا انہیں بہت شوق تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت اپنی اولاد اور دوسرے پڑھنے والوں سے وہ سنا کرتی تھیں اپنی اولاد کی دینی اور دنیاوی تعلیم کا بڑا خیال رکھا کرتی تھیں یہ اُن ہی کی توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ ان کی ساری اولاد نا موافق حالات میں بھی پڑھ لکھ گئی۔ خدا کرے اس سلسلہ میں اُن کی آرزوؤں اور دعاؤں کا اثر آئندہ بھی اُن کی اولاد کے لئے جاری و ساری رہے۔ آمین ثم آمین۔

کوئی بھی مہمان آجاتے حتی المقدور اس کی مہمان نوازی کرتیں اور ہر ضرورت کا خیال رکھتیں عزیزوں اور رشتہ داروں سے بہت ہی نیک سلوک کرتیں۔ کوئی حاجتمند آجاتے تو ہر ممکن طریق سے اس کی حاجت کو پورا کرتیں۔ کبھی کسی حاجتمند اور سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیا۔ حتیٰ کہ اگر دروازے پر کوئی فقیر آجاتا اور اس وقت کھانا کھا رہی ہوتیں تو اپنا ہی کھانا اٹھا کر اسے دے دیتیں۔ یہ اس کی زندگی کا اصول تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کیا جائے۔ اتنا ہی اس کا فضل زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے چندے ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتیں اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتیں۔ باوجودیکہ ان کے مالی حالات کبھی بھی تسلی بخش نہ رہے تھے۔ پھر بھی صبر و قناعت سے کام لیتیں۔ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں۔ ہم نے کبھی انہیں خدا تعالیٰ سے شکوہ کرتے نہ سنا ہمیشہ یہی کہتیں کہ جو خدا کو منظور ہے وہی بہتر ہے۔ نماز کی سختی سے پابند تھیں اور بیماری کی حالت میں بھی کبھی نماز سے کوتاہی نہ کی۔ اپنی آخری عمر میں ایک طویل عرصہ تک بیمار رہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی صحت ہمیشہ کمزور رہی۔ تاہم آپ نے زندگی کی مشکلات کو نہایت صبر و استقلال سے برداشت کیا۔

آپ دادا جان مرحوم کی وفات کے بعد تقریباً اٹھارہ سال تک زندہ رہیں۔ آپ موصیہ تھیں اور اپنے بڑے بیٹے محمد شفیع صاحب ہاشمی یعنی ہمارے اباجان کو بار بار لکھوائیں کہ مجھے ضرور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔ آپ کو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے والہانہ محبت تھی اس لئے انہیں اس بات کی خواہش تھی کہ ان کے مزار کے قریب دفن ہوں۔

اباجان کو بروقت رخصت مل گئی اور وہ کراچی سے دادی جان کے پاس پہنچ گئے۔ وہ ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آرہی تھیں اور ان کی تکلیف حد سے زیادہ گزر چکی تھی۔ جب اباجان پہنچے تو ان کی حالت قدرے سنبھل گئی اباجان نے ان کی کافی خدمت کی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ ان کی حالت قدرے بہتر ہوگئی ہے۔ مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ دادی جان کی پرانی بیماری یعنی کمر درد پھر شدت اختیار کر گئی۔ دو تین دن کی بیماری کے بعد آپ نے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اباجان ان کا جنازہ ربوہ لے گئے جہاں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ نماز جنازہ ایک مرتبہ موضع گجو چک میں تمام نواحی دیہات کے احمدیوں نے پڑھی اور دوسری مرتبہ ربوہ میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے بزرگوں اور دیگر افرادِ جماعت نے شرکت کی۔ چونکہ ماہ رمضان کا آخری عشرہ تھا۔ اور نماز جنازہ مسجد مبارک کے باہر غربی حصہ میں ہوئی اس لئے تمام اعتکاف بیٹھنے والے اصحاب بھی اس میں شامل ہوئے۔

وفات کے وقت آپ کی عمر پچھتر برس تھی اور آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے ایک بیٹی بارہ پوتے سات پوتیاں تین نواسیاں ایک نواسہ اور ایک پڑنواسہ چھوڑا۔ آپ کا وجود ہمارے لئے بے انتہا برکات کا حامل تھا۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں اور ان کی آرزو پوری ہوئی وہ قطعہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں مکین ہوئیں۔ اور ان کی لحد حضرت ام المومنین کے مزار کے قریب ہی ہے میں تمام بزرگوں اور افراد جماعت سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دادی جان مرحومہ کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

لجنہ اماء اللہ کا نہایت مفید اور ضروری لٹریچر

تمام لجنات کے علم کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت دفتر لجنہ مرکزیہ میں لجنہ کا مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جو لجنہ مرکزیہ نے لجنات کے لئے شائع کروایا ہوا ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً ان کتابوں کو خرید کر ان کی اشاعت کرتی رہیں۔ راہ ایمان کا انگریزی ترجمہ انگریزی بولنے والے بچوں کے لئے اور عیسائیوں کو اسلام کی ابتدائی تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے کافی کارآمد کتاب ہے۔

(۱) راہ ایمان انگریزی - قیمت ایک روپیہ

(۲) راہ ایمان اردو - قیمت ۱۰/

(۳) ہمارا آقا - قیمت سوا روپیہ

(۴) Status of Waman یعنی مقامات النساء۔ قیمت ایک روپیہ

یہ کتاب عورتوں کے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔ اور انگریزی بولنے والی بہنوں کے لئے مفید کتاب ہے اس کتاب سے اسلام کی رو سے عورت کے مقام کی وضاحت ہوتی ہے۔

(۵) تربیتی نصاب برائے تربیتی کلاسز۔ یہ کتاب تربیتی کلاسز کے لئے خاص طور پر لجنہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کرائی گئی ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی ضرورت ہے۔ لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوائیں۔ قیمت ایک روپیہ

(۶) رپورٹ سالانہ۔ جس میں تمام لجنات کی رپورٹیں شائع کرائی جاتی ہیں۔

(۷) مباحثہ مصر کا انگریزی میں ترجمہ Cairo Debate قیمت ۳ روپے

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱- میری ہمشیرہ فاطمہ بی بی زوجہ ملک فخر الدین صاحب سخت بیمار ہے۔ بہت زیادہ کمزور ہوگئی ہے۔ احباب ہمشیرہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (ملک محمد سلیم لالہ موسیٰ محلہ کریم پورہ)

۲- خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ بیس پچیس سال سے بیمار چلی آرہی ہے۔ لیکن ان دنوں زیادہ بیمار ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و شفائے عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عاشق محمد خان چک ۷۵ گ ب جھونآنہ براستہ جڑانوالہ ضلع لائلپور)

۳- میری چھوٹی ہمشیرہ صاحبہ جنت بی بی کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ کو کامل صحت عطا کرے۔ آمین (خاکسار رداے اللہ یاد چک ۳۳ مروٹ)

ہمدرد نسواں (اطری گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

میٹرک میں کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن طلباء اور طالبات کو میٹرک کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے وکالت مال تحریک جدید ان کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ کے لئے روحانی و جسمانی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ایسے خوشی کے موقعہ پر ارشاد مبارک حسب ذیل ہے:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا یعنی تعمیر مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں!

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ایک مخلص بھائی کے لئے درخواست دعا

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے ایک بزرگ چوہدری سردار محمد صاحب ساکن اوجھہ ایک تشویشناک بیماری میں مبتلا ہیں اور سول ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو اس تشویشناک بیماری سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ **داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ۔** پنجاب یونیورسٹی لاہور کا یہ ادارہ واقع نیو یونیورسٹی کیمپس تعلیم کے مختلف شعبوں میں لیڈرس کی ٹریننگ اور ایجوکیشنل ریسرچ کے متعلق اطلاعات شائع کرنے کی غرض سے قائم شدہ ہے داخلہ مردوں اور عورتوں کے لئے ایم ای ڈی ڈگری کا اور ایم اے ای ڈی ڈگری کے لئے ستمبر ۶۴ء میں ہوگا۔ شرائط:۔ برائے ماسٹر آف ایجوکیشن ڈگری:۔ یک سالہ کورس۔ بی اے یا بی ایس سی وابی ٹی یا بی ای ڈی یہ سہ سالہ کامیاب تجربہ تدریس بصورت بی ٹی/ ای ایس سی کے علاوہ ایم اے/ ایم ایس سی فرسٹ یا سکنڈ ڈویژن تجربہ تدریس یک سال۔ (۲) برائے ماسٹر آف ایجوکیشن ڈگری۔ ڈیفنس یا انڈسٹریل آرٹس) ہ۔ بی اے یا بی ایس سی تجربہ کار کو ترجیح۔ (۳) برائے ایم اے ان ایجوکیشن ڈگری۔ دو سالہ کورس بی اے یا بی ایس سی تجربہ کار کو ترجیح۔ قابلیت کی بنا پر مستحقین کو وظائف۔

پراسپکٹس ڈائریکٹر آف انسٹی ٹیوٹ سی پی او ایل ۴۸ لاہور سے طلب ہو درخواستیں ۲۰-۶-۶۴ تک (پ ش ۵/۶۴)

بھرتی ڈائرکٹ اینٹری آرٹیفائیسرس پاکستان نیوی۔

آسامیاں:۔ (ا) شپ رائٹ آرٹیفائیسرس (ب) آرڈیننس آرٹیفائیسرس

شرائط:۔ باشندہ پاکستان یا ریاست جموں کشمیر عمر ۱۷ تا ۲۵ سال ڈپلومہ ٹیکنیکل یا الیکٹریکل انجینئرنگ یا میٹرک جو اپرنٹس شپ انجینئرنگ ورکشاپ مکمل کر چکا ہو۔

عرصہ ملازمت ۱۳ سال ٹریننگ یک سال۔ راشن و رہائش سرکاری تنخواہ ۱۲۰/- روپے علاوہ الاؤنس ۱۰/- روپے بوقت بھرتی۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول اسناد ۳۰-۶-۶۴ تک بنام سٹاف افسر نیول ہیڈکوارٹرس فاؤل لائنز کراچی (پ ش ۵/۶۴ ۳۷)

داخلہ فیلڈ اسسٹنٹ کورس اگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ پشاور۔

شرائط میٹرک ۱-۶-۶۴ کو عمر ۱۷ تا ۲۳ سال سکونت اضلاع ڈیرہ اسماعیل خان۔ راولپنڈی ڈویژن۔ میانوالی ضلع۔ قبائلی علاقہ عرصہ ٹریننگ یک سال وظیفہ پچاس روپے۔ ٹسٹ وانٹرویو۔ درخواستیں مشتمل بر ضروری کوائف و مصدقہ نقول اسناد ۵-۶-۶۴ تک بنام پرنسپل اگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ ڈاکخانہ پشاور یونیورسٹی۔ (پ ش ۵/۶۴ ۳۸)

(ناظر تعلیم)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں!

(افسر امانت تحریک جدید)

ضروری اعلان

بل ماہ مئی ۱۹۶۴ء

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ جون ۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ جون تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

مینیجر

ضروری اعلان

میں نے اخبار الفضل مورخہ ۱۴ مئی ۶۴ء میں مختار نامہ عام بنام چوہدری محمد سلیم احمد صاحب کو منسوخ کرا دیا تھا بعض وجوہ کی بنا پر جس کی تجدید نہ ہوسکی تھی اب دوبارہ میں نے چوہدری محمد سلیم احمد صاحب کو مختار نامہ عام دے کر چوہدری صاحب مذکور کو اپنا مختار مقرر کیا ہے میری طرف سے لین دین چوہدری محمد سلیم احمد صاحب کریں گے۔

خاکسار محمد شفیع محلہ دار النصر ربوہ پی ایس ای ریٹائرڈ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

بنگلے، پلاٹ، دکانیں، زرعی زمین، کارخانے، ملیں ہر قسم کی خرید و فروخت کے لئے قریشی پراپرٹی ڈیلر۔ ریگل سینما بلڈنگ لاہور کو یاد رکھیں۔ فون نمبر ۶۹۳۰

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر:۔

میں خود بھی حیران ہوں اور یہی موجب کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب کوٹ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں جناب ڈاکٹر حبیب اللہ خان آف ملتان فرماتے ہیں ۵ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں پھر حکیم طاہر صاحب البنی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں۔ ایک شیشی اسالہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیا اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر رہا یا باہر کاٹ دیتا ہے زخم خارش دھند گہر تکی روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا وغیرہ کے لئے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں سے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی تھی۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ

نوٹ:۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہدولہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں!

المشتہر مرزا محمد شریف بیگ مینیجر تریاق چشم حویلی منصف زو سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

مرض اٹھرا کی مشہور دوا حب اٹھرا رجسٹرڈ نصف صدی سے استعمال ہو رہی ہے۔ مکمل کورس پونے چودہ روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

۷۱ میں سے ۵۰ طالبات کامیاب نتیجہ کی اوسط ۷۰.۴۲ فی صد رہی

سات طالبات کے وظیفہ حاصل کرنے کی توقع۔ سیدہ مریم حنا ضلع بھر میں اوّل آئیں

امسال نصرت گرلز ہائی سکول سے ۷۱ طالبات امتحان میں شریک ہوئیں جن میں سے ۵۰ کامیاب رہیں اس طرح نتیجہ ۷۰.۴۲ فیصد رہا گیارہ طالبات نے فرسٹ ڈویژن بائیس نے سیکنڈ ڈویژن اور سولہ نے تھرڈ ڈویژن میں امتحان پاس کیا ایک طالبہ کا نتیجہ زیر غور ہے امسال بورڈ کے سکولوں کا نتیجہ ۵۸ فی صد رہا ہے اور مجموعی نتیجہ ۵۰.۶۱ فیصد سات طالبات کے وظیفہ حاصل کرنے کی توقع ہے انشاءاللہ۔ سیدہ مریم حنا نے ۷۹۰ نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے پاس ہونے والی طالبات کا تفصیلی نتیجہ بصورت ذیل ہے:۔

سائنس گروپ

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱۹۰۵۴	ناصرہ بیگم	۵۳۳	سیکنڈ
۱۹۰۵۵	مریم حنا	۷۹۰	فرسٹ
۱۹۰۵۶	بشریٰ نسرین	۶۸۲	″
۱۹۰۵۷	خالدہ اعظم	۶۶۴	″
۱۹۰۵۸	فریدہ حمید	۶۷۶	″
۱۹۰۵۹	امۃ الرشید طاہر	۵۸۴	سیکنڈ
۱۹۰۶۰	شاہدہ نعیمہ	۶۹۷	فرسٹ
۱۹۰۶۱	امینہ بیگم	۶۰۲	″
۱۹۰۶۲	فرحت احمد	۵۵۴	سیکنڈ
۱۹۰۶۳	نعیمہ طاہرہ	۵۷۸	″
۱۹۰۶۴	فردوس کشور	۴۲۳	تھرڈ
۱۹۰۶۵	امۃ الرشید	۴۸۵	سیکنڈ
۱۹۰۶۶	سیدہ صادقہ بیگم	۶۰۱	فرسٹ
۱۹۰۶۷	قدسیہ تبسم	۵۳۲	سیکنڈ
۱۹۰۶۸	ناصرہ طلعت	۵۱۷	″
۱۹۰۶۹	امۃ الجمیل	۶۲۱	فرسٹ
۱۹۰۷۰	امۃ المنان نصرت	۴۱۹	تھرڈ

HUMANITIES GROUP

۲۰۹۷۴	نصرت جہاں آرا	۵۶۵	سیکنڈ
۲۰۹۷۵	جمیلہ اختر	۵۳۲	″
۲۰۹۷۶	بشریٰ صدیقہ	۵۷۶	″
۲۰۹۷۹	طیبہ صدیقہ	۷۱۱	فرسٹ
۲۰۹۸۰	سلیمہ قمر	۵۶۸	سیکنڈ
۲۰۹۸۱	امۃ الباسط	۵۲۹	″
۲۰۹۸۲	نصیرہ شریف	۵۶۹	سیکنڈ
۲۰۹۸۶	امۃ النور	۶۲۲	فرسٹ
۲۰۹۹۰	نصیرہ بیگم	۴۶۹	سیکنڈ
۲۰۹۹۱	امۃ الباری	۵۳۹	″
۲۰۹۹۲	عارفہ	۵۹۱	″
۲۰۹۹۴	قانتہ بیگم	۵۱۷	″
۲۰۹۹۵	مبارکہ کلثوم	۵۸۸	″
۲۰۹۹۶	زبیدہ رشید	۵۰۱	″
۲۰۹۹۷	امۃ القیوم	۴۷۳	″
۲۰۹۹۸	امۃ الوہاب	۵۷۳	″
۲۰۹۹۹	عظمیٰ حفیظہ خانم	M.L	
۲۱۰۰۰	بشریٰ پیر دین	۴۸۸	سیکنڈ
۲۱۰۰۲	فاخرہ جبیں	۴۴۷	تھرڈ
۲۱۰۰۳	نسرین کوثر	۴۲۳	″
۲۱۰۰۶	انیسہ بیگم	۴۶۶	سیکنڈ
۲۱۰۰۸	سیدہ مبارکہ بیگم	۴۶۶	″
۲۱۰۰۹	صفیہ بیگم	۵۸۶	″
۲۱۰۱۲	رشیقہ سعدیہ	۶۵۹	فرسٹ
۲۱۰۱۴	بی بی وحیدہ	۴۸۷	سیکنڈ
۲۱۰۱۵	جنت خاتون	۴۸۰	″
۲۱۰۱۶	رفیقہ طلعت	۵۲۸	″
۲۱۰۱۷	حلیمہ بی بی	۵۳۳	″
۲۱۰۱۸	امۃ السلام	۴۴۸	تھرڈ
۲۱۰۱۹	ریحانہ	۴۸۳	سیکنڈ
۲۱۰۲۰	راشدہ بیگم	۴۳۹	تھرڈ
۲۱۰۲۱	جمیل النساء	۵۲۲	سیکنڈ
۲۱۰۲۳	امۃ الرشید	۴۶۷	″

(ہیڈ مسٹریس)

امتحان انصاراللہ سہ ماہی دوم

تاریخ امتحان ۱۲/۶/۶۴ بروز جمعہ برائے ربوہ ۱۴/۶/۶۴ بروز اتوار برائے بیرون جات

نصاب معیار اوّل۔ (ا) ترجمہ نصف دوم پارہ پانچ۔ (ب) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں۔ (ج) وفات مسیح کے پانچ دلائل قرآن مجید سے۔

نصاب معیار دوم۔ (ا) قاعدہ یسرنا القرآن یا قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے۔ (ب) نماز جنازہ حسب معیار اوّل۔ (ج) وفات مسیح کے کوئی سے پانچ دلائل۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۲ رجون صدر محمد ایوب خان نے کل رات اپنی ماہانہ نشری تقریر میں بھارت کی نئی قیادت کو یہ مشورہ دیا کہ وہ کشمیر کا مسئلہ منصفانہ طریقے پر بلاتاخیر حل کرے۔ صدر نے خبردار کیا کہ کشمیر کے مضطرب عوام غیر معین عرصہ تک مسئلہ کشمیر کے حل کا انتظار نہیں کر سکتے۔ صدر ایوب نے بھارتی رہنماؤں کو یاد دلایا کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات میں کشیدگی کا سب سے بڑا سبب مسئلہ کشمیر ہے چنانچہ حقیقت پسندی اور تدبر کا تقاضا یہ ہے کہ اس مسئلہ کو نظرانداز کرنے کی بجائے اسے تسلیم کر کے حل کیا جائے اس سلسلہ میں دانشمندانہ فیصلہ امن عالم کی بہت بڑی خدمت ہو گی۔ اس کا اثر نہ صرف بین الاقوامی امور پر بلکہ ہمارے عوام کے ذہنوں پر بھی بجلی کی سی سرعت کے ساتھ نمودار ہو گا۔

صدر پاکستان نے اس اندیشہ کو بے بنیاد قرار دیا کہ کشمیر کے تنازعہ کے حل سے اقلیتوں کی پوزیشن خطرہ میں پڑ جائے گی۔ صدر نے کہا کہ کشمیر کے تنازعہ نے فرقہ وارانہ جذبات مشتعل کر دئے ہیں اور اگر جرأت و تدبر سے کام لے کر اس مسئلہ کو حل کر لیا جائے تو دونوں ملکوں میں اقلیتوں کو اطمینان کا سانس لینا نصیب ہو گا اور ان میں اعتماد پیدا ہو جائے گا۔

● نئی دہلی ۲ رجون بھارتی کانگریس پارٹی کے صدر مسٹر کامراج بھارتی وزیر اعظم آنجہانی پنڈت نہرو کے جانشین کے انتخاب پر پارٹی کے ارکان کو متفق کرنے کے لئے ابھی تک سرگرم عمل ہیں۔ کل پارٹی کے سرکردہ عہدیدار جانشینی کے مسئلہ پر دن بھر مذاکرات کرتے رہے تاہم اب یہ خیال تقویت پکڑ چکا ہے کہ وزیر بے محکمہ مسٹر لال بہادر شاستری وزیر اعظم منتخب ہو جائیں گے۔ باخبر سیاسی ذرائع کا کہنا ہے کہ مسٹر شاستری کو کانگرسی پارلیمانی پارٹی کے بیشتر ارکان کی حمایت حاصل ہے پارلیمانی پارٹی آج اپنے لیڈر کا انتخاب کرے گی۔

● پیکنگ ۲ رجون نیا چین خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق یمن کے صدر عبداللہ السلال چین کے سرکاری دورے پر آج پیکنگ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں اعلیٰ چینی عہدہ داروں نے پورے فوجی اعزاز سے ان کا استقبال کیا۔ ایجنسی نے بتایا ہے کہ صدر سلال ماسکو سے پیکنگ کے ہوائی اڈہ پر پہنچے تو صدر لیوشاؤچی اور دوسرے چینی رہنماؤں نے ان کا استقبال کیا۔ صدر سلال کو اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔

● لاہور ۲ رجون صوبائی اسمبلی کے بجٹ اجلاس کی امروزہ کارروائی کے دوران کوئی بارہ بجے دوپہر ایوان کی نچلی چھت سے پلستر کا ایک بڑا ٹکڑا اکھڑ کر اعلیٰ سرکاری افسروں کی گیلری میں دھماکے سے آن گرا۔ بورڈ آف ریونیو کے ایک رکن مسٹر معز الدین احمد بال بال بچ گئے۔ ایوان کی کارروائی دوسرے روز صبح آٹھ بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ صوبائی محکمہ تعمیرات کے چیف انجنیئر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ چھت کا جائزہ لیں۔

● لاہور ۲ رجون۔ مغربی پاکستان کنونشن مسلم لیگ کے پارلیمانی بورڈ نے لائل پور سے قومی اسمبلی کی نشست کے ضمنی انتخاب کے ٹکٹ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں یہ نشست چوہدری عزیز دین کی وفات سے خالی ہوئی ہے صوبائی لیگ کے جنرل سیکرٹری ان درخواستوں کو ۱۴ جون قبل دوپہر تک وصول کریں گے درخواستوں کے ہمراہ دو ہزار روپیہ نقد ارسال کرنا چاہیئے ناکام درخواست دہندگان کو تین چوتھائی رقم واپس کر دی جائے گی۔

● ڈھاکہ ۲ رجون مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے سرحدی افسروں کی ۷۷ دن کی دو روزہ کانفرنس بھارتی حکام کی ہٹ دھرمی کے باعث پھر کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئی۔

● نئی دہلی ۲ رجون حکومت بھارت نے برما سے اپنے باشندوں کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ برما میں تمام تجارتی اداروں کے قومی ملکیت میں لئے جانے کے بعد کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ جن بھارتی باشندوں کے تجارتی ادارے قومی ملکیت میں لے لئے گئے ہیں انہوں نے واپس بھارت آنا شروع کر دیا ہے۔

● کراچی ۲ رجون بھارت کے انگریزی روزنامہ "ٹائمز آف انڈیا" کی اطلاع کے مطابق بھارت اور فرانس کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کے تحت فرانس بھارت میں راکٹ تعمیر کرنے کے لئے بھارت کو مالی اور فنی امداد دے گا۔ بھارت کی ایٹمی توانائی کے کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر ابھا بھا اور فرانس کے خلائی تحقیق کے قومی مرکز کے صدر مسٹر جے کولومب نے ۱۵ رمئی کو فلوریس (فرانس) میں اس سمجھوتہ پر دستخط کئے تھے۔

● مظفر آباد ۲ رجون یہاں موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق بھارتی فوجیوں نے آزاد کشمیر کے ایک گاؤں فیروزدین کے ایک باشندہ رحمت اللہ خان کو گولی کا نشانہ بنا دیا اور اس کی لاش کو اٹھا کر اپنے علاقہ میں لے گئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴